رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ر اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ر اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؐ کو آج سر درد کی شکایت رہی احباب دعائے صحت فرمائیں :۔

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کے بخار میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب کسی قدر کمی ہو رہی ہے۔ آج صبح درجۂ حرارت ۱۰۰ تھا۔ اور شام کو ۱۰۲/۹ تک پہنچا۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب خصوصیت سے صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں :۔

نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تربیت کو اضلاع گورداسپور ۔ سیالکوٹ ۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ اور امرتسر کی بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ کیا ہے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب اضطراب حد سے بڑھے تب آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے

فرمودہ ۱۳ر اگست ۱۹۰۵ء

"میرا ایمان یہی ہے۔ کہ نوح علیہ السلام کا طوفان جو آیا۔ اس طوفان سے پہلے ایک طوفان خود نوح پر بھی آیا۔ تب وہ طوفان آیا۔ جس نے لوگوں کو غرق کیا۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون غرق ہوا۔ مگر اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام نے ایک سخت مصیبت دیکھی۔ جو لوگوں کی نظر سے مستور تھی۔ مگر وہ ایسی مصیبت تھی۔ کہ اسے ان کا ہی دل برداشت کر سکتا تھا۔ اور ایسی بھاری مصیبت تھی جس نے یہ نمونۂ غرق دکھایا۔ نوح علیہ السلام کا غم خیال کرو۔ کہاں تک پہونچا ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ کا غضب اس طرح بھڑکا۔ یقیناً سمجھو کہ یہ قوم ایک عجیب قوم ہوتی ہے۔ لوگوں کے ہم و غم اپنے گھر کے دائرہ کے اندر ہوتے ہیں۔ بیوی بچوں کا غم ہوا۔ یا اپنی عزت و دولت کے لئے اور اس لئے خدا تعالےٰ ان کی پروا نہیں کرتا۔ لیکن اس قوم کے غموں کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف مخلوق کی ہمدردی انہیں ہم و غم میں مبتلا کرتی ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی عظمت اور شان بلند کے لئے کڑھتے ہیں۔ اور یہ بات تکلف یا بناوٹ سے پیدا نہیں ہوتی ان کی فطرت ہی اس قسم کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اس قوم کو اس تنگ میں گویا آگ لگی ہوئی ہوتی ہے ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ گوارا نہیں کرتا۔ کہ وہ غم میں مر جائیں۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ ان کا غم محض اس کے لئے ہے اُن سے اگر پوچھا جائے۔ کہ وہ کیوں اس قدر غم کھاتے ہیں۔ تو بتلا نہیں سکتے ......
غرض انسان اس کی کنہ تک نہیں پہونچ سکتا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت و جبروت کے لئے کس کس قسم کے قلق و کرب میں رہتے ہیں جب یہ اضطراب حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو پھر آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے" (الحکم ۱۷ر اگست ۱۹۰۵ء)

احرار کی امرتسر میں فتنہ انگیزیاں
اور
ایک نئی شرارت کے منصوبے

امرتسر ۱۰ اگست۔ احرار اقتدارِ رفتہ کی بحالی کے سلسلہ میں ہر ذلیل سے ذلیل حرکت کے ارتکاب میں سرگرم عمل ہیں۔ غنڈوں میں تعمیر مکانات سے بچا کھچا روپیہ تقسیم کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ شرفاء پر گند اچھالنے اور مانعین کو زدوکوب کرنے میں امداد دیں۔ نیز سنا گیا ہے۔ کہ بعض نظم و نعت خوانوں کو بھی لالچ دے کر گانٹھ رہے ہیں۔ چنانچہ ایسی افواہیں واقعات کا رنگ اختیار کر رہی ہیں۔ جس کا تازہ ثبوت ذیل کے جلسہ کی کارروائی سے بخوبی مل سکتا ہے
۹ اگست بعد نماز جمعہ مسجد خیر دین میں احراریوں کا جلسہ ہوا۔ صدر جلسہ ملاں عبد السلام ہمدانی کو مقرر کیا گیا۔ مظہر علی اظہر کی تقریر تھی۔ جس نے دورانِ تقریر میں اخبار "زمیندار" "ریاست" کے مالکان اور تحریک خاکساران کے قائد پر گند اچھالتے اور پھبتیاں اڑاتے ہوئے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں اپنی غداری اور اسلام فروشی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔ اور "نیلی پوشوں" کو آئر لینڈ کے غداروں سے تشبیہ دی۔ جس سے نیلی پوش مشتعل ہو گئے۔ اور احرار مردہ باد کے نعرے لگائے۔ احراری غنڈے جو اسی مقصد کے لئے کرائے پر فراہم کئے گئے تھے۔ نیلی پوشوں پر پل پڑے۔ لاتوں۔ گھونسوں اور ڈنڈوں سے زدوکوب کیا۔ نہایت درندگی۔ بہیمیت اور سفاکی سے پیٹا۔ نیلی پوش احراری جبر و تشدد سے متاثر ہو کر سٹیج کی طرف بڑھے۔ صدر کو چند گھونسے رسید کئے۔ ملاں ہمدانی کی پگڑی اڑ کر دور جا پڑی۔ اور خود صاحبِ صدر مسجد کے اندر جا گھسے۔ کسی نے مولوی اظہر علی مظہر کو ٹانگ سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے پٹخنی دے کر گرا دیا۔ پاجامہ پھٹ گیا۔ لیکچرار نے گھٹنے پر رومال باندھ کر دوبارہ تقریر کرنے کی ناکام کوشش کی۔ سنا گیا ہے کہ احرار کے مخالفین کے چند مقتدر لیڈروں کو افسرانِ بالا نے بلا کر تنبیہہ اور ہدایت کی ہے۔ کہ احرار کے جلسہ میں کسی قسم کی گڑبڑ نہ کی جائے۔ دورانِ جلسہ میں مسجد کے اندر مجسٹریٹ، سب انسپکٹر پولیس اور کنسٹیبل سفید وردی میں موجود تھے۔ اور کوتوالی میں بھی ذمہ دار افسران مجتمع تھے۔ اس سے پبلک میں یہ خیال زور پکڑ رہا ہے۔ کہ احراری حکومت کے کھونٹے پر ناچ رہے ہیں۔ احرار کی بگلا بھگتی اور حکومت نوازی سے لوگ سخت متنفر ہو رہے ہیں۔ جابجا حکومت اور باغی احرار کے ملاپ پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔
سہ پہر کو نیلی پوشوں نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ جو مختلف بازاروں میں گشت کرتا ہوا ڈھاب تیلی بھناں میں ختم ہوا۔ وہاں جلسہ کیا گیا۔ اور مسجد شہید گنج کی واگذاری۔ مجروحین و شہداء لاہور کے سلسلہ میں ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ جلسہ بغیر کسی قسم کی گڑبڑ کے ختم ہوا۔
بعض غیر احمدی معززین کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ احراری عوام الناس میں دوبارہ رسوخ پیدا کرنے کے لئے۔ یہ سازش کر رہے ہیں۔ کہ قادیان پر حملہ کیا جائے۔ اور مورچہ لگا کر جتھہ بازی شروع کی جائے۔ اور احمدی پبلک کو اشتعال دلا کر لڑائی اور فتنہ و فساد کرایا جائے۔ نامہ نگار

مسلمانانِ انبالہ کے جلسہ میں احراریوں کی ذلت

کل بروز جمعہ بتاریخ ۹ اگست احراریوں کی طرف سے شہر میں صبح کے وقت منادی کرائی گئی کہ تمام لوگ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھیں۔ کیونکہ وہاں ضروری ریزولیوشن پاس کئے جائیں گے۔ چنانچہ عام لوگ جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے پہنچ گئے۔ بعد نماز جمعہ جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ ممبر اسمبلی نے لوگوں کے سامنے لاہور کی مسجد شہید گنج کے متعلقہ واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ مسجد سکھوں کے قبضہ میں تھی۔ مسلمانوں نے کئی دفعہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ لیکن ہر بار ناکام رہے۔ اب جبکہ اس کا جھگڑا اٹھا ہوا۔ تو سکھوں نے ...

احراری لیڈروں کے متعلق احباب سے ضروری گزارش

آج کل احراری لیڈر جلے پاؤں کی بلی بنے ہوئے جگہ بجگہ گھوم رہے ہیں۔ اور وہ نازک اندام حریت مآب جوان دنوں سرد مقامات کے سوا کہیں چین نہ پاتے تھے۔ پنجاب کے سخت گرم علاقوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو فریب کاری اور دھوکہ دہی کے جال میں پھنسا سکیں۔ اس سلسلہ میں وہ جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کے علاوہ طرح طرح کی غلط بیانیاں بھی کر رہے ہیں۔ اور ان کے ہر لیڈر کی ہر تقریر کی تان اس فقرہ پر ٹوٹتی ہے۔ کہ مرزائیوں نے لاکھوں روپیہ مسلمانوں میں تقسیم کر کے احراریوں کے خلاف انہیں کھڑا کر دیا ہے۔ وہ تمام لوگ جو احراریوں کی غداری پر نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ انہیں احمدی بتا کر اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ پھر جہاں وہ پٹتے اور بے حد ذلیل ہوتے ہیں۔ وہاں کے متعلق زیادہ جلی عنوانات کے ماتحت "شاندار استقبال" "بے مثال کامیابی" اور "بصیرت افروز تقریر" کا ذکر کرتے ہیں۔ ان تمام امور پر روشنی ڈالنے اور اصل حقیقت واضح کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں جہاں بھی احراری لیڈر پہنچیں۔ وہاں ان کے ساتھ جو کچھ گذرے یا وہ جو کچھ کہیں۔ اس کی مفصل رپورٹ فوراً "الفضل" میں بھیجدی جائے۔ احباب اسے نہایت اہم اور ضروری کام سمجھیں۔ اور اس میں قطعاً کوتاہی نہ کریں۔

ایک مخلص بہن کی درخواستِ دعا

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم جن کے نہایت اعلیٰ مضامین الفضل اور مصباح میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور جو بڑی مخلص اور احمدیت کی فدائی خاتون ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سال سے بریما میں بیمار چلی آ رہی ہیں۔ وہ جماعت کے بزرگوں سے دعاء صحت کی درخواست کرتی ہیں۔ بزرگانِ کرام ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

سالانہ تبلیغی رپورٹیں

سالانہ رپورٹیں جماعتوں کی طرف سے ابھی تک نہیں پہنچیں۔ اس مہینہ میں رپورٹ تیار کرنی ہے۔ تمام ہندوستان کی جماعتیں بہت جلد مئی ۱۹۳۴ء سے اپریل ۱۹۳۵ء تک کی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔ غیر ممالک کے مشنوں میں سے جنہوں نے اب تک رپورٹیں نہیں بھیجیں، وہ بھی بہت جلد اپنی رپورٹیں بھیج دیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

... مسجد گرا دی۔ جس سے تمام مسلمان سخت جوش و اضطراب میں آ گئے۔ حکومت نے مسلم لیڈروں کو نظر بند کر دیا۔ اور سکھوں کو مسجد گراتے وقت کوئی سرزنش یا ہدایت نہ کی۔ یہ گورنمنٹ کی سخت غلطی ہے۔ اس کے بعد اتفاق رائے سے چند ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔
جلسہ کی منادی احراریوں نے کرائی تھی۔ مگر انہیں کسی نے پوچھا بھی نہ۔ جب جنرل سکرٹری احرار کمیٹی نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں ریزولیوشن کا مضمون لکھ کر لایا ہوں۔ تو لوگوں نے کہا تو کون ہے۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ کہ تمہارے ریزولیوشن کی تائید کریں۔ اسی اثناء میں ایک اور ذمہ دار مسلمان وکیل صاحب نے جو شہر میں بہت بارسوخ اور بااثر ہیں، سکرٹری صاحب سے فرمایا آپ کو ان ریزولیوشنز سے کیا تعلق، جبکہ آپ کے نقطۂ نگاہ سے لاہور میں گولیوں سے شہید ہونے والے مسلمان حرام موت مرے۔ نامہ نگار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۴ھ

سکھوں کے مقدس معبد دربار صاحب کے متعلق احراری لیڈر چودھری افضل حق کے ناشائستہ الفاظ

چاروں طرف سے لعنت و ملامت کی بوچھاڑ ہونے کی وجہ سے احراری لیڈر کچھ ایسے بوکھلا گئے ہیں۔ کہ تہذیب و شرافت سے بات کرنے کی اہلیت بھی کھو بیٹھے ہیں۔ مسجد شہید گنج کے متعلق جب سکھوں سے گفت و شنید کرنے کا موقعہ تھا۔ اس وقت تو انہوں نے اس معاملہ کو کچھ وقعت ہی نہ دی۔ اور جان بوجھ کر ایسا رویہ اختیار کیا۔ کہ مسجد منہدم ہونے سے بچ نہ سکے۔ چنانچہ اپنی شان و شوکت دکھانے اور دعوتیں اڑانے اور روپیہ فراہم کرنے کے لئے لائل پور چلے گئے۔ پھر جب مسجد گرا دی گئی۔ تو یہ کہکر انہوں نے اس معاملہ کو دبا دینے کی کوشش کی۔ کہ جس مسجد پر ایک سو ستر سال سے سکھوں کا قبضہ چلا آتا ہے۔ اسے حاصل کرنے کی خواہش کرنا یا اسے محفوظ رکھنے کی تمنا رکھنا نادانی و جہالت ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کے متعلق جد وجہد کی۔ انہوں نے بے وقوفی کا ارتکاب کیا۔ اور حرام موت مرے۔ اس پر مسلمانوں میں بجا طور پر احراریوں کے خلاف غیظ و غضب کی لہر پیدا ہوگئی۔ اور مخالفت کا ایک طوفان امنڈ آیا۔ اس کے آگے بند باندھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے احراری لیڈر جن شرمناک حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ مضمون ہے۔ جو آئندہ دورِ حکومت میں وزارت کے امیدوار چودھری افضل حق نے اپنے ترجمان "مجاہد" میں "شکست ہوئی۔ یا فتح" کے عنوان سے رقم فرمایا ہے۔ اور جس میں مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے اور بہت سی مضحکہ خیز باتیں لکھنے کے علاوہ یہ قابلِ مذمت فقرات بھی لکھے ہیں کہ

"جہاں مجنونانہ طرزِ خطابت کا ہی موقعہ پیدا کرنا ہو۔ وہاں مسلمان کہہ سکتا ہے۔ کہ ایک باجبروت سلطنت کی سنگینوں کے سایہ اور گولیوں کی بوچھاڑ میں مسجد کو گرانا۔ اور اس کمزوری پر فخر کرنا کسی قابلِ عزت قوم کا کام نہیں۔ فوج کے محاصرے میں تو دو لفنگے اٹھ کر سکھوں کے دربار کو گرا سکتے ہیں۔ اس سے حقیقت بین نگاہوں سے یہ پوشیدہ نہیں ہے کہ سکھوں نے انگریزی فوج اور اس کی مشین گنوں کی پناہ لے کر اگر مسجد کو گرایا ہے۔ تو یہ اس کے لئے کسی طرح بھی وجہ فخر و مباہات نہیں۔ اور نہ یہ سکھ قوم کے تدبر اور دانش مندی کی دلیل ہے"۔

ان سطور میں حکومت کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے "مجنونانہ طرزِ خطابت" کی آڑ تجویز کر لی گئی ہے۔ اور جو کچھ سکھوں کے دربار صاحب کے متعلق کہا گیا ہے۔ اسے دو لفنگوں کے سر چپک دیا گیا ہے۔ مگر اس طرح نہ تو اس الزام کی اہمیت کم ہو سکتی ہے۔ جو حکومت پر عائد کیا گیا ہے۔ اور نہ ان الفاظ کے دل آزار ہونے میں کمی آسکتی ہے۔ جو سکھوں کے قابلِ احترام مذہبی مقام دربار صاحب کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ حکومت تو اپنے خاص مصالح کے ماتحت چونکہ احراریوں کی ناز برداری کر رہی ہے اور احراری اس کی کاسہ لیسی میں منہمک ہیں۔ اس لئے خاموش رہ سکتی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا سکھ بھی دربار صاحب کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں؟

چودھری افضل حق صاحب نے ان سطور میں یہ بتایا ہے۔ کہ شہید گنج کی مسجد کو سکھوں نے جن حالات میں گرایا ہے۔ وہ سکھوں کے لئے کسی طرح بھی وجہ فخر و مباہات نہیں بن سکتے۔ کیونکہ اگر ایسے ہی حالات زیادہ نہیں۔ صرف دو لفنگوں کو میسر آجائیں۔ تو وہ سکھوں کے دربار کو گرا سکتے ہیں۔" گویا چودھری افضل حق کے نزدیک مسجد کو گرانے والے بھی لفنگے ہی تھے۔ جن سکھوں نے مسجد شہید گنج کو شہید کیا۔ بلاشبہ انہوں نے سخت قابلِ مذمت فعل کا ارتکاب کیا۔ اور اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس لگی۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے آج تک نہ تو مسجد گرانے والوں کے متعلق کوئی اس قسم کا لفظ استعمال کیا۔ اور نہ دربار صاحب کا ذکر اس رنگ میں کیا۔ کیونکہ وہ رنج والم کی حالت میں بھی نہ تو یہ پسند کرتے ہیں کہ تہذیب و شرافت کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں۔ اور نہ کسی کے معبد کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرنا پسند کرتے ہیں۔ جو اپنے معبد کے متعلق گوارا نہیں کر سکتے۔ یہ شرف احرار کے نفسِ ناطقہ چودھری افضل حق کے لئے ہی مخصوص تھا۔ کہ وہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بریت کے جوش میں انسانیت سے درگزریں اور سکھوں کے متعلق اور ان کے مقدس مقام کے متعلق قابلِ مذمت الفاظ استعمال کریں۔

مسجد شہید گنج کے متعلق احراریوں کے خاموش رہنے پر سکھ باوجود احراریوں کی شرارت پسند اور فتنہ انگیز فطرت سے خوب اچھی طرح واقف ہونے اور یہ جاننے کے کہ ان غرض کے بندوں کا نہ کوئی اصول ہے۔ اور نہ ان پر کسی قسم کا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ان کو فراخدل قرار دے رہے ہیں۔ اور دبے الفاظ میں تعریف کر رہے ہیں۔ لیکن اگر اس وقت احرار اپنی سنہری اغراض کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے نہ ہوتے اور حکومت کی طرف سے خاص مراعات حاصل کرنے کے متمنی نہ ہوتے۔ تو پھر سکھ دیکھتے۔ کہ اس موقعہ پر وہ کس قدر اودھم مچاتے ہیں۔ اور فتنہ پردازی کے کیا کیا ڈھنگ اختیار کرتے ہیں۔ اب بھی سکھ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جب احراریوں کو معلوم ہوا۔ کہ مسلمانوں میں ان کی ساکھ بگڑ گئی ہے۔ تو اسے بحال کرنے کی کوشش میں وہ سکھوں کے متعلق ایسا شرمناک رویہ اختیار کر چکے ہیں۔ جسے کوئی شریف انسان قطعاً پسند نہیں کر سکتا۔

دراصل جو لوگ اپنی ذاتی اغراض پر اپنی مقدس عبادت گاہ کا انہدام قربان کر سکتے ہیں ان کے متعلق یہ توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ کہ کسی اور قوم کی عبادت گاہ ان کی نظر میں کچھ وقعت رکھ سکتی ہے۔ اور ان کی نگاہ میں اس کا کچھ احترام ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چودھری افضل حق نے سکھوں کے دربار صاحب کے متعلق ایسے قابلِ مذمت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

جماعت احمدیہ پر احراریوں کے مظالم کا ذکر پارلیمنٹ میں

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے حال میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پارلیمنٹ میں جو یہ فرمایا کہ "گزشتہ موسمِ گرما سے احراریوں کی معاندانہ سرگرمیوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ جو بدقسمتی سے ابھی تک جاری ہے"۔ اس پر اخبار "احسان" نعل در آتش ہو کر نائب وزیر ہند کو ہندوستان کے حالات سے ناواقف قرار دینے اور اس پر مضحکہ اڑانے کے بعد لکھتا ہے

"ہم حیران ہیں کہ نائب وزیر ہند نے فرقہ مرزائیہ کو اپناتے ہوئے احرار کی سرگرمیوں کو معاندانہ کیوں قرار دیا۔ اور یہ کیوں کہا۔ کہ اس فرقہ کے لوگوں میں ایک ہیجان برپا ہے۔ مسٹر بٹلر نے اس ہیجان پر بڑے ہمدردانہ لہجہ میں لفظ بدقسمتی سے استعمال کر کے اظہارِ افسوس بھی کر دیا"۔

پھر اسی پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ خود ایک جواب بھی تجویز کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "مسٹر بٹلر اس صورتِ حال کو ان الفاظ میں بھی بیان کر سکتے تھے کہ مرزائیوں کی معاندانہ سرگرمیوں کے باعث مسلمانوں میں ایک ہیجان کی کیفیت برپا ہے۔ جس کا مجموعی مظاہرہ احرار کی سرگرمیوں میں نظر آرہا ہے اور مسلمانوں اور مرزائیوں کی کشمکش نازک صورت اختیار کرتی جاری ہے۔ حکومتِ پنجاب حالات کی نگرانی کر رہی ہے"۔

اگر نائب وزیر ہند جواب دینے سے قبل احراریوں سے پوچھ لیتے۔ اور پھر جو الفاظ اب "احسان" میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ نوٹ کر لیتے۔ تو شاید یہی جواب دیتے۔ لیکن احراریوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ گورنمنٹ پنجاب

فرقۂ بہائیہ کے خلافِ اسلام اور مشرکانہ عقائد

بہائیت میں جھوٹ اور منافقت کی تعلیم

(۵)

قبل ازیں چند مثالیں اس امر کے ثبوت میں پیش کی جا چکی ہیں۔ کہ بہائیت میں شامل ہونیوالوں کو اخفاءِ مذہب، تقیہ اور مصلحت آمیز دروغ بیانی کی کھلی اجازت دی گئی ہے۔ صحبتِ امروزہ میں بعض اور مثالیں اس کے متعلق پیش کی جاتی ہیں۔

بہجۃ الصدور صفحہ ۲۰ میں میرزا حیدر علی بہائی مبلغ لکھتے ہیں "از یزد بکاشان و طہران رفت و در طہران بجہتِ ستر و حفظ و امید اقبال اظہار ارادت بجناب استاد غلام رضائی شیشہ گر مرشد مشہور مستم نمود" یعنی ایران کے سفر میں میں یزد سے کاشان اور طہران گیا۔ اور وہاں پہونچکر ایک شخص غلام رضائی شیشہ گر کا جو مشہور پیر تھا۔ مرید بن گیا۔ جس سے ایک غرض میری یہ تھی کہ میرا بہائی ہونا لوگوں سے مخفی رہیگا۔ دوسرے یہ امید تھی۔ کہ اسی طرح استاد غلام رضائی بھی بہائی ہو جائینگے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ مرزا حیدر علی نے ایک دوسرے مرشد کی مریدی اختیار کر کے نہ صرف اپنی بہائیت کو چھپایا۔ بلکہ یہ نیت بھی ساتھ رکھی۔ کہ کسی طرح مرید بنکر اپنے پیر کو بھی گمراہ کرے

اسی کتاب کے صفحہ ۳۹ تا ۴۱ میں ایک اور واقعہ لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا حیدر علی لکھتے ہیں۔ طہران سے میں مرزا اسد اللہ اصفہانی کے ساتھ بغداد جانیکے ارادہ سے نکلا۔ راستہ میں ہم دونوں کبھی طبیب بنجاتے۔ کبھی رمال۔ اور کبھی تسخیرِ جنات کے مدعی۔ یہانتک کہ ہم نے ہمدان کے ایک مدرسہ میں ڈیرہ لگا دیا۔ وہاں ایک تیمور شاہ نامی جھوٹا پیر بنا ہوا تھا۔ جو کردستان کا رہنے والا تھا۔ ایک دن میرے رفیق میرزا اسد اللہ اصفہانی اس کی ملاقات کو چلے گئے۔ بعد میں ایک شخص نے مجھے بتلایا۔ کہ مدرسہ والوں کو تمہارا بہائی ہونا معلوم ہو گیا ہے۔ اور وہ تم کو دکھ اور تکلیف دینا چاہتے ہیں۔ اس پر رات کے ایک بجے میں مدرسہ سے نکل کر دروازہ پر آیا۔ تو ایک کردنے مجھے آکر کہا۔ تمہارے دوست تیمور شاہ کے گھر ہیں۔ اور تم کو بلاتے ہیں۔ میں نے وہاں پہونچکر تیمور شاہ اس جھوٹے پیر سے اپنی ارادت کا اظہار کیا۔ اور اہلِ مدرسہ کی تکلیف سے بچ جانا انکی کرامت بیان کیا۔ چند روز تک تیمور شاہ نے ہمیں اپنے پاس رکھا۔ اور اپنی کرامات کا اظہار کرتے رہے۔ میں بھی انکی تصدیق کرتا رہا۔ اور ان پر اپنا ایمان اور یقین ظاہر کرتا رہا۔ اس کے بعد جب ہم دونوں کے متعلق تیمور شاہ کو یقین ہو گیا۔ کہ انکا ایمان میرے متعلق پختہ ہو گیا ہے۔ تو اس نے ہم کو بغداد جانے سے روک دیا۔ اور اصفہان و شیراز کے لئے ہمیں اپنا مبلغ مقرر کیا۔ اور بہت سا روپیہ بھی دیا جو ہم نے لے لیا۔ مگر بعد مشورہ یہ کہکر ہم نے واپس کر دینا چاہا۔ کہ اگر بغداد سے لوٹ کر ہم آئے۔ اور آپ کی طرف سے مبلغ مقرر ہونا ہمیں منظور ہوا۔ تو یہ روپیہ لے لینگے۔ لیکن تیمور شاہ نے وہ روپیہ واپس نہ لیا۔ اور اسی روپیہ سے ہم اپنی منزلِ مقصود کو پہونچ گئے۔

ایک اور واقعہ بہجۃ الصدور صفحہ ۴۴ پر یوں مرقوم ہے۔ کہ میں بغداد سے لوٹ کر اکیلا کربلائے معلی میں آیا۔ اور اپنی پھوپھی کو ملا تین دن کے بعد میں نجف اشرف کی زیارت کے لئے چلا گیا۔ وہاں بہائی مذہب کی تبلیغ کرنے کی غرض سے میں سب کے ساتھ ملکر باجماعت نمازیں پڑھتا رہا۔ اور کبھی کبھی علماء و صوفیا کے درس کی مجالس میں بھی چلا جاتا رہا۔ حالانکہ بہجۃ الصدور ص۹۷ میں مرزا حیدر علی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "صلوٰۃ جماعت ممنوع است مگر در صلوٰۃ میت" یعنی بہائیت میں باجماعت نماز ممنوع ہے۔ سوائے نمازِ جنازہ کے۔ مگر بہائیت کی تعلیم کے لئے وہ منافقانہ رنگ میں لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھتے رہے۔ اسی طرح وہ لکھتے ہیں۔ اگرچہ میں اور دوسرے بہائی مثلاً مرزا حسین شیرازی اور درویش حسن وغیرہ بہائی تھے۔ مگر لوگوں کے سامنے ظاہری طور پر احکامِ اسلامی کی اسی طرح پابندی کرتے۔ جس طرح دوسرے مسلمان کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں "فانی و میرزا حسین شیرازی و درویش حسن شب میعاد بخانۂ قنصل رفتیم و نزد او و آخرین ہم در ظاہر آداب اسلام را حفظ می نمودیم و لو یا ئی بکتاب جدید و شرع جدید را ہم بدلائل آفاقیہ و انفسیہ ثابت میکردیم (ص۹۹)" یعنی ایک شب میں۔ مرزا حسین شیرازی اور درویش حسن وعدہ کے مطابق قنصل کے مکان پر گئے۔ اور اگرچہ میں ایک نئی کتاب اور نئی شریعت کو اندرونی اور بیرونی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کرتا تھا۔ اور ہمارا اعتقاد تھا کہ اسلام منسوخ ہو چکا۔ اور نئی شریعت آچکی ہے۔ پھر بھی ہم نے نمازیں اسی طرح پڑھیں جس طرح دوسرے مسلمان پڑھتے ہیں۔ اور ایسا ہی ہم دوسروں کے سامنے بھی کرتے ہیں۔

میرزا حیدر علی بہائی اپنی کتاب بہجۃ الصدور صفحہ ۲۳۵ میں یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں استنبول سے عکا آ رہا تھا۔ کہ راستہ میں ایک فاضل شخص نے جو عکا کا رہنے والا تھا میرے پاس عبد البہا کی بہت تعریف کی۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ اگرچہ ایران میں ان کے بہت سے مرید گنے جاتے ہیں۔ لیکن ذاتی طور پر میں ان کے حالات۔ عقائد اور تعلیمات وغیرہ سے واقف نہیں ہوں۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مرزا حیدر علی نے یہ خیال کر کے کہ نہ معلوم یہ دوسرا شخص جو عبد البہا کی اتنی تعریف کر رہا ہے۔ کون ہے۔ اپنا مذہب چھپانے کیلئے یہ صریح غلط بیانی کی۔ کہ میں ذاتی طور پر اس فرقہ کے حالات سے بے خبر ہوں۔ حالانکہ وہ بہائیت کے مبلغ تھے۔ اور وہ ہر جگہ اسی کی تبلیغ کے لئے بہاء اللہ کی طرف سے مقرر تھے۔

بہائیوں کی چال بازیوں کے ان چند واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ فرقہ مسلمانوں کے لئے کیسا خطرناک ہے۔ اور جھوٹ بولنے میں کس حد تک دلیر۔ الکواکب الدریہ فی مآثر البہائیہ کے صفحہ ۴۵۲ میں بطور فخر بیان کیا گیا ہے۔ کہ "پیوستہ این طائفہ در ہر دستگاہ راہ داشتند و از کار ہر کسے آگاہ بود چنداں کہ از حرم سرائے سلطانی ہر رازِ نہانی بتوسط بہائیاں کہ در پردۂ تقیہ مستور و دائر مدار امور بودند برائے ایشاں مکشوف میگشت" یعنی تقیہ کی برکت سے ایران کے بہائیوں نے ہر محکمہ میں اپنا راستہ بنایا ہوا تھا۔ اور ہر شخص کے حالات سے انکو آگاہی تھی۔ یہاں تک کہ بادشاہ کی بیگمات کے تمام خفیہ راز بھی ان چھپے ہوئے بہائیوں کے ذریعہ جو محلاتِ شاہی کے کاموں پر مقرر تھے۔ اس فرقہ کو معلوم ہوتے رہتے تھے۔

بہائیت میں تقیہ جس حد تک راسخ ہے۔ اس کا اس سے بھی پتہ چل سکتا ہے۔ کہ علی محمد باب جو فرقہ بہائیہ کے مہدی خیال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب فروع میں حکم دیا تھا۔ کہ میری شریعت میں جمعہ کی نماز پڑھنا یا پڑھانا حرام ہے۔ مگر ملا محمد علی زنجانی کو اپنا مذہب چھپانے اور تقیہ کرنے کی غرض سے لکھکر بھیجا کہ تمہارا نمازِ جمعہ ترک کرنا مناسب نہیں۔ بدستور لوگوں کے امام بنے رہو (نقطۃ الکاف ص۲۲۳)

اسی طرح علی محمد باب نے تمباکو سے لوگوں کو روکا ہے مگر مکاتیب البہاء جلد اول صفحہ ۳۲۷ میں لکھا ہے کہ "احبا بجہتِ تقیہ بشرب دخان پرداختند" کہ باوجود علی محمد باب کے اس حکم کے کہ تمباکو پینا منع ہے۔ اس فرقہ کے تمام لوگوں نے تقیہ کرنے اور اپنا مذہب چھپانے کی غرض سے تمباکو پینا شروع کر دیا تاکسی کو یہ شبہ پیدا نہ ہو۔ کہ یہ شخص بابی ہے حتے کہ مکاتیب کے صفحہ ۳۲۷ میں ہی لکھا ہے تقیہ کے خیال سے ابتداء میں بہاء اللہ بھی حقہ پیتے رہے۔ نقطۃ الکاف صفحہ ۲۱۱ میں لکھا ہے۔ "اس فرقہ میں اپنے مذہب کو چھپانے کی یہ حالت تھی۔ کہ باپ اپنے بیٹے سے تقیہ کرتا۔ اور بیٹا باپ سے۔ چنانچہ لکھا ہے "چناں ایمانیکہ پدر از پسر مے گذرد واز اہل خود تقیہ مے نماید یا برخلاف آں پسر از پدر میگذرد" یعنی باپ اپنے بیٹے اور اپنے گھر والوں سے اپنا مذہب چھپاتا۔ اور بیٹا باپ سے۔ بہائیت میں تقیہ ایسی لازمی چیز ہے۔ کہ عبد البہاء اپنے خط مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں شیخ فرج اللہ زکی الکردی کو ایک خط میں لکھتا ہے۔ "علیکم التقیۃ" (مکاتیب جلد ۳ ص۳۲۷) کہ اپنے مذہب کو چھپانا تم پر لازم ہے اسی طرح ایک دوسرے خط مندرجہ حوالہ بالا میں لکھتے ہیں "احبا باید کہ ایامے چند بکلی سکوت نمائند و اگر کسے سوال نمائد بکلی اظہار بے خبری کنند" یعنی بہائی دوستوں کو چاہئے۔ کہ کچھ عرصہ خاموش رہیں۔ اور اگر کوئی شخص بہائی مذہب کے متعلق سوال کرے تو اسکے آگے بالکل اپنی بے خبری ظاہر کریں۔ اور جواب دیں۔ کہ ہم نہیں جانتے بہائی مذہب کیا ہے اور کہاں سے پیدا ہوا۔ اسی طرح مکاتیب جلد ۳ ص۴۴ میں میرزا یوحنا داؤد کو عبد البہاء نے نصیحت کی ہے۔ کہ لوگوں سے حکمت کے ساتھ گفتگو کرو۔ اور بہائی مذہب کے عقائد کا کوئی ذکر نہ کرو" ان حوالجات

احراری لیڈروں کے ہاتھوں سر بازار تہذیب و شرافت کی مٹی پلید

"ترجمانِ احرار مجاہد" کا تمام مسلمانوں کے خلاف شرمناک جہاد

احراری پارٹی کل تک جن لوگوں کے طفیل اپنے آپ کو ہفت اقلیم کی حکمران سمجھ رہی تھی جن کی امداد سے اپنے آپ کو آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی مذہبی اور سیاسی نمائندہ قرار دے رہی تھی۔ جن کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال کر سیم و زر سے اپنے گھر بھر رہی اور عیش و عشرت کر رہی تھی۔ ان کی طرف سے ایک اہم معاملہ کے متعلق محاسبہ ہونے پر جس طرح انہیں سب و شتم کا نشانہ بنا رہی۔ اور جس طرح اپنی تہذیب و شرافت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ حسب ذیل اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ان کے "ترجمان مجاہد" کے چند پرچوں سے بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:۔

چونکہ اخبار "زمیندار" احراری ٹولی کا سب سے بڑا حامی اور مددگار رہا ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ نظرِ عنایت اسی پر مبذول کی جا رہی ہے:۔

(۱)

پہلے ہی پرچہ (۶ر اگست) میں ارشاد ہوتا ہے:۔ "مخالفتِ احرار میں مولانا اختر علی خان کا دروغ بے فروغ۔" "یہ خبر مولانا اختر علی خاں نے خدا جانے کس نشے میں شائع کر دی"۔

(۲)

۲۷-۲۸-جولائی کو مجلس احرار کی دعوت پر لاہور میں جو جلسہ منعقد ہوا۔ اور جس میں اس کے خود منتخب کردہ نمائندے شریک ہوئے۔ اس میں ایک صاحب کے تقریر کرنے کے متعلق لکھا ہے:۔

"مجاہدِ اعظم میر محمد دین جو اختر صاحب کے لفٹیننٹ ہیں۔ صاحب صدر سے اجازت لئے بغیر بایں تن و توش صاحب صدر کی میز پر کھڑے ہو گئے۔ صدر بیچارے حاضرین کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ حاضرین میں سے دس پندرہ آدمی صدر کی میز کی طرف بڑھے۔ تاکہ میر محمد دین کو میز پر سے اُتار دیں۔ مگر میر صاحب ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہو گئے۔ . . . . . . اتنے میں ایک مسخرے نے میر محمد دین مجاہدِ اعظم انڈا فروش کے پیچھے سے جھک کر۔ اور سر کو میر صاحب کی ٹانگوں میں سے نکال کر بآوازِ بلند کہا۔ انڈا مرغی انڈا۔ یار لوگوں نے قہقہہ لگایا"۔

(۳)

نصف صفحہ کا عنوان ہے "اخبار زمیندار نے دروغ بافی میں شیطان کے بھی کان کتر لئے"۔ اس کے ماتحت جو مضمون لکھا گیا ہے۔ اس کا صرف ایک فقرہ ملاحظہ ہو۔ "جب انسان بے حیا بن کر جھوٹ کہنے پر آمادہ ہو جائے۔ اور غیرت کو بالکل بالائے طاق رکھ دے۔ تو پھر کیا علاج ہے"۔

(۴)

"مجاہد" کے دوسرے پرچہ (۷ر اگست) کی گل افشانیاں ملاحظہ ہوں۔ جہلم کے ایک ڈاکٹر صاحب جو احرار کے بہت بڑے حامی اور ان کے مددگار تھے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "ڈاکٹر نذر محمد نے جو ایک پٹے ہوئے مہرہ ہیں۔ مجلس احرار والوں کو للکارا ہے۔ کہ کبھی جہلم میں آنا تو سہی۔ یہ تو بالکل پٹنے والے چھوکرے کی سی بات ہے۔ آنا تو سہی ہماری گلی میں"۔

(۵)

"میر محمد دین انڈا بازار لنڈا" کے عنوان سے لکھا ہے "ککڑوں کوں کی آواز تو آپ نے بھی سنی تھی اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر انڈا آتے کیا دیر لگتی ہے مرغے ہیں۔ تو سب کچھ ہے"۔

کیا ہی پاکیزہ "اشارات و کنایات" ہیں کیوں نہ ہو۔ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی مذہبی راہنمائی کی مدعی پارٹی کا ترجمان پیش کر رہا ہے۔

(۶)

اخبار "احسان" جس نے عدم سے وجود میں آتے ہی احرار کی ثنا خوانی شروع کر دی تھی۔ جس کے صفحات احراریوں کے کارنامے بیان کرنے اور ان کی حمایت میں دین و ایمان قربان کر دینے میں صرف ہوتے رہے اور اب بھی کوشاں ہے۔ کہ احراریوں کی غداری پر پردہ پڑ جائے۔ تاکہ اس کے موہنہ میں بھی مالِ غنیمت سے لقمہ پڑتا رہے۔ اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے "احسان نے ایسے خلافِ منشا تردیدی مضامین کبھی بھی اپنے اخبار میں شائع کر کے مردانگی۔ اور صدق و حقانیت کا ثبوت دینا گوارا نہیں کیا"۔

اس کے ساتھ ہی "زمیندار" کو ان خدمات کے صلہ میں جو اس نے احرار کی سرانجام دی ہیں یہ خطاب عطا کیا گیا ہے "دروغگوئی اور حق پوشی کرنے والا اخبار زمیندار" پھر یہی کافی نہ سمجھا گیا۔ بلکہ "زمیندار کے موہنہ پر چپت" لگاتے ہوئے لکھا ہے "ایا کرم آباد میں اور برخوردار تن تنہا لاہور میں دندناتے ہیں"۔

(۷)

لاہور کی ایک انجمن کے متعلق جو نہ معلوم کس قدر مالی امداد احراریوں کو دے چکی ہے۔ لکھا ہے:۔ "لاہور کی فرضی انجمن جس کا نام دعوتِ حق ہے جو ہمیشہ دجل و فریب سے کام لیتی ہے"۔

(۸)

مولوی اختر علی کے متعلق لکھا ہے:۔ "مجلس احرار کے خلاف آپ اس قدر اندھے ہو گئے ہیں۔ کہ آپ کو مرزائیوں کا آلۂ کار بنتے ہوئے کوئی عار نہیں. . . . . . غلط خبریں شائع کرتے وقت کچھ نہ کچھ شرم محسوس ہوتی"۔

(۹)

"مجاہد" کے تیسرے پرچہ (۸ر اگست) کی دُر افشانی دیکھئے۔ اخبار "سیاست" کے متعلق فرماتے ہیں "اس اخبار کا نام "نجاست و خباثت" قرار پایا"۔

(۱۰)

مولوی ظفر علی صاحب کو غدار قرار دیتے ہوئے لکھا ہے "مشہور غدار کاسگریو نے تحریک نیلی پوشاں جاری کر کے ڈی ولیرا کے جانباز بہادروں پر عقب سے حملہ کر دیا. . . . . . مولانا ظفر علی کی تحریک نیلی پوشاں بھی ترقی پسند اور آزادی خواہ جماعتوں کے لئے اسی طرح منحوس ثابت ہو رہی ہے جس طرح آئرلینڈ کے نیلی پوش ڈی ولیرا کے لئے ہوئے تھے" "مولانا دشمنانِ ملت کے ہاتھوں میں ایک مؤثر ہتھیار بن گئے ہیں"۔ "اس شورش کے خالق آپ نہیں۔ بلکہ اس کے پیچھے کوئی اور دماغ ہے"۔

(۱۱)

مولوی اختر علی صاحب کو مخاطب کر کے لکھا ہے "مر گئے اور تم گئے ہیں ایک ہی جوتے کا فرق ہے" "اس وقت آپ کو ایک دل جلے مسلمان نوجوان نے گریبان سے نہیں پکڑا۔ اور پھر آپ کی حسبِ حیثیت تواضع نہیں کی"۔ "مرزائیوں کے روپے اور اختر صاحب کے ہاتھ واہ واہ او دلبرا واسطئی"۔

(۱۲)

وہ مسلمان جنہیں لوٹ لوٹ کر احراریوں کو امیرانہ شان حاصل ہوئی۔ ان کے متعلق لکھا ہے:۔

"دوسرا گروہ ان بزرگ ہستیوں پر مشتمل ہے جن کی قابلیتِ قلم۔ دُنیاوی وجاہت مسلم۔ مگر اخلاص و دور اندیشی سے انہیں قدرت نے بہت کم بہرہ ور کیا ہے"۔

"چند مہینے کے غور و فکر کے بعد ان شکست خوردہ طاقتوں نے ابلیسی طرزِ عمل اختیار کیا۔ اور جس طرح ابلیس ایک متعلم کو نفل نمازوں کا دھوکہ دے کر علمی ترقی سے روک لیتا ہے۔ اسی طرح مُسلمانوں کو دھوکہ دیا گیا۔ اور مسجد شہید گنج کا پیچیدہ معاملہ سامنے لا کھڑا کیا۔ راہنماؤں نے ہزار سمجھایا۔ مگر نہ سمجھے"۔ "ہم جانتے ہیں۔ کہ مُسلمان سرفروش ہیں۔ جانباز ہیں۔ اسلام کے لئے سب کچھ لٹانے کو تیار ہیں۔ مگر افسوس جہاں یہ خوبیاں ہیں۔ وہاں ایک بڑا نقص یہ ہے۔ کہ ان میں غور و فکر کا مادہ نہیں۔ کاش مسلمانوں میں ذرا بھی غور و فکر کا مادہ ہوتا"۔

یہ خطاب ان مسلمانوں سے کیا جا رہا ہے جو احراریوں کی ہر بات مان لیتے رہے۔ اور ان کے لئے بے دریغ اپنے اموال لٹاتے رہے ہیں۔ کہ سب کو عقل و فکر سے کور قرار دے دیا گیا۔

(۱۳)

مجاہد کے چوتھے پرچہ ۹ اگست کے اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

مولوی ظفر علی صاحب کو احراری "ظفر الملت والدین" کہا کرتے تھے۔ اب اس کی بجائے انہوں نے یہ الفاظ تجویز کئے ہیں۔ "ظفرا۔ لم۔ ت والدین" معلوم نہیں یہ کونسی زبان ہے۔ اور ان الفاظ کے معنی کیا ہیں۔

(۱۴)

احرار کی غداری پر ماتم کرنے والوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

"مجلس احرار کو پھنسا ہوا دیکھکر ہیجڑوں کا ایک خاص گروہ جو ہمیشہ دوسروں کے مولود مسعود پر ناچنے کے لئے زنگارنگ کی پوشاکیں زیب تن کئے بسرو چشم تیار رہتے ہیں بیک وقت گھروں سے کوٹھے مٹکاتے اور تھرکتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے"۔

(۱۵)

خواجہ حسن نظامی صاحب کے متعلق لکھا ہے "ہم یہ سوچتے تھے۔ کہ دانہ گرتے ہی چاروں طرف سے مولائی مرغے ڈربوں میں سے پر پھیلائے ہوئے نکل آئے۔ مگر ہمیں حسن صاحب کا انتظار تھا۔ وہ ذرا دیر میں بولے"

"کوئی اس زلفوں والے بیروپئے سے پوچھے۔ کہ بندہ خدا تونے کیا تیس مار خانی کر دکھائی"۔

"آپ بہت دیر میں تشریف لائے۔ اب خیرات بٹ چکی ہے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ آرام سے گھنگرو اتار دیجئے۔ اور لیٹ جائیے۔"

(۱۶)

۱۰ اگست کے "مجاہد" کا "جہاد" بھی ملاحظہ فرمایئے۔

"آج کے "زمیندار" میں اختر میاں بالکل ننگے ہو کر ناچے ہیں۔ اور تہذیب کو بالکل ہاتھ سے دے دیا ہے۔" "اختر میاں کی بادشاہت چار دن کی ہے۔ اس بچہ سقہ کو کرنے دو۔ جو کچھ کرتا ہے"۔

(۱۷)

"زمیندار" میں سترہ سو روپیہ کے متعلق ایک استفسار چھپا تھا۔ احراری راہنماؤں نے اس کا جو معقول اور شریفانہ جواب دیا۔ وہ یہ ہے۔ "اختر میاں للہ ہمیں بچاؤ۔ مجلس احرار مر جائے گی۔ تم نے تو بڑے راز کی بات پکڑ لی۔ سترہ سو روپیہ کا بیمہ غضب خدا کا سترہ سو روپیہ۔ سترہ سو روپے سے رام گلی میں پورا کمرہ بن سکتا ہے۔ اور اسی روپیہ سے کوچ بھی خریدے جا سکتے ہیں۔ اور بچے کھچے میں سے ایک آدھ بوتل بھی آ سکتی ہے یہ کم بخت احرار والے کھا گئے۔ پکڑ لو جانے نہ پائیں۔ آواز دو مجاہد انڈا کو اور موٹر میں بٹھا کر دفتر احرار پر چڑھائی کر دو۔ آغا بیان کن۔ ہم نے تو خواہ مخواہ اتنے غصہ کا اظہار کیا۔ حساب پوچھا تو معاملہ اور ہی نکلا۔ ارے تم سترہ سو کو روتے ہو۔ دوسرے دن چھ ہزار اور آیا۔ احرار والے وہ بھی کھا گئے۔ ہائے ابا تم کہاں ہو۔ آجاؤ سول نافرمانی کئے بغیر آجاؤ۔ احرار والے قوم کا روپیہ کھا گئے"۔

ناظرین غور فرمائیں یہ ہے طرز کلام ان لوگوں کا۔ جو مسلمانوں کے مذہبی راہ نما کہلاتے جو اسلام کے فدائی اور جانثار بنتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور یہ ہے تہذیب و شرافت ان لوگوں کی جو اسلامی تہذیب کا ثبوت بہم پہنچانے کے مدعی ہیں۔ کہ غیروں کے متعلق نہیں۔ بلکہ کل تک جن لوگوں کی تعریفیں کرتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ جن کو اپنا ممدو معاون سمجھتے تھے۔ جن کے نام کی دن رات مالا جپتے تھے۔ انہی کے خلاف اس قدر سب وشتم کر رہے۔ اور اس قدر غلاظت اگل رہے ہیں۔ کہ شائد کسی بدترین قوم کے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔ مسلمان خدارا سوچیں اور غور کریں۔ کہ ان لوگوں کے پیچھے چل کر انہوں نے اپنے اموال اپنے اوقات اور اپنے اخلاق کو کس بے دردی سے تباہ کیا۔ اور آئندہ کے لئے نہ صرف یہ عہد کریں۔ کہ ان کے پھندے میں نہیں پھنسیں گے۔ بلکہ انہیں اس قابل ہی نہ چھوڑیں گے۔ کہ جال پھیلانے کی جرأت کر سکیں ؛

۱۵ اگست کا مصباح وی پی ہوگا

خریداران مصباح کی خدمت میں التماس ہے۔ ۱۹۳۴ء تک کے بقایا اور ۱۹۳۵ء کے چندہ کی وصولی کے لئے ۱۵ اگست کا مصباح وی پی کیا جائے گا۔ خواتین مطلع رہیں۔ اور وی پی وصول فرما کر اپنے اخبار کو مزید زیر باری اور مالی مشکلات میں مبتلا ہونے سے بچائیں۔ بلکہ نئے خریدار مہیا کر کے

احمدیت دنیا کے کناروں تک

لنڈن

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن تحریر فرماتے ہیں:۔

گذشتہ چھ ہفتہ میں سولہ تقریریں کی گئیں۔ لنڈن مشن میں مذاہب عالم کی کانفرنس کا ایک اجلاس ۲۱ جون زیر صدارت کرنل ینگ ہسبنڈ منعقد ہوا۔ ۱۵ جون کوسٹی فوک لور کلب کے پچاس ممبر مسجد میں آئے۔ اور تین گھنٹے تک مختلف مسائل پر سوالات کرتے رہے۔ ۱۳ جولائی کو پچاس جرمن طلباء مسجد میں آئے۔ جن کو جرمنی کے مختلف حصوں سے مدعو کیا گیا تھا۔ برٹلے وو یچ۔ کرائیڈن۔ کی تھیوسافیکل سوسائیٹیوں نے ہستی باری تعالےٰ حیات مابعد الموت اور اسلام پر تقریریں کرنے کے لئے مدعو کیا۔ وسط ایشیا کی ایسوسی ایشنوں میں تقریریں کیں۔ مسٹر ایڈورڈ میکلیگن۔ سر جیوفری ڈی مونٹ مورنسی۔ سر لوئی ڈین سے ملاقاتیں کیں۔ ان مصروفیتوں کے علاوہ امیر سعود ولیعہد حجاز و عرب کی دعوت کا بھی انتظام کیا۔

مشرقی افریقہ

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ اسلام نے دریائے نیل پر بمقام رپن فالس علاقہ یوگنڈا نماز جمعہ پڑھائی۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک رؤیا کی صداقت ثابت ہوئی۔ مختلف مقامات پر تقریریں کیں اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ کرتے رہے۔ احراری مبلغ لال حسین اختر کی سوقیانہ گفتگو کو مشرقی افریقہ کے مسلم اور غیر مسلم شرفا سخت ناپسند کرتے ہیں۔ عیسائیوں نے سواحلی زبان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ جن کے جوابات تیار کئے جا رہے ہیں۔

مغربی افریقہ

حکیم فضل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔ میں گولڈ کوسٹ کا دورہ کر رہا ہوں۔ اور نئے مدارس کو سرکاری امداد دلانے میں کوشاں ہوں۔

صوبجات متحدہ امریکہ

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی لکھتے ہیں۔ پٹس برگ کا دورہ کرنے کے بعد کلیولینڈ کو چلا گیا ہوں۔ احباب جماعت نے تحریک جدید میں دل کھول کر چندہ دیا ہے ؛

تبلیغ احمدیت کے متعلق مفید ٹریکٹ

مولوی ابو الفضل محمود صاحب سلسلہ کے آنریری مبلغ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں کثرت سے شائع کرتے رہتے ہیں۔ نرولہ کوئٹہ کے متعلق انہوں نے ایک انگریزی ٹریکٹ شائع کیا ہے جو بارہ آنے فی سینکڑہ پر جماعتوں کو بھیجا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئٹہ کے کھنڈرات کا ایک عبرتناک فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب اسی طرح اردو کے ٹریکٹ بھی دو آنے سینکڑہ سے کر آٹھ آنے سینکڑہ تک بھیج سکتے ہیں۔

نیز مولوی صاحب کو ایسے جوشیلے احباب کا پتہ درکار ہے۔ جو تبلیغ میں کوشاں رہتے ہوں۔ تا انہیں جب کوئی ٹریکٹ شائع ہو۔ اس کی کاپی روانہ کر دیں۔ ایسی جماعتیں جو قیمتاً ٹریکٹ نہ خرید کر سکیں۔ ڈاک کے لئے مرفت ٹکٹ روانہ کر کے مفت ٹریکٹ طلب کر سکتی ہیں۔ مولوی صاحب کا پتہ حسب ذیل ہے۔

مولوی ابو الفضل محمود صاحب کراؤن ہوٹل۔ شملہ

گوجرہ میں احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

(۲)

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی شہرت سُنکر گوجرہ کے تمام حلقوں میں بے حد اشتیاق تھا کہ ان کی تقریر سُنیں۔ چنانچہ جب وُہ آئے۔ تو مسلمان احراریوں کے نقطۂ نظر سے پہونچے۔ اور ہندو لوگ اس خیال سے گئے۔ کہ احرار کی تحریک کانگریس کی تحریک کے مطابق ہے۔ اور مولانا صاحب بذات خود اپنے حلقے میں کانگریس کے مشہور نمائندے رہے ہیں۔ اس لئے وہ ضرور ملک اور قوم کی بہتری کے لئے مفید تجاویز پیش کرینگے۔ ساتھ ہی لوگوں کو یہ بھی خیال تھا۔ کہ چونکہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ اس لئے لازمی طور پر وسیع الخیال ہونگے۔

۹ر جولائی کے جلسہ میں پہلے بشیر احمد احراری نے تقریر کی جس میں اس۔ نے دل کھول کر گند بکا۔ اور سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر ناپاک حملے کئے۔ اس کے بعد مولوی حبیب الرحمٰن کھڑے ہوئے۔ اور معمولی تمہید کے بعد شہید گنج کے متعلق کہنے لگے کہ مسلمانوں کو مسجد شہید گنج کے متعلق کچھ فکر نہیں کرنی چاہئے۔ اور نہ کوئی شورش کرنی چاہئے اگرچہ مسجد کو گرا دیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے پاس ہزاروں مسجدیں ہیں۔ اس کے بعد تقریر کا رُخ بدلتے ہوئے احمدیت پر برس پڑے۔ اور احمدیوں کو کوسنا شروع کر دیا۔ نیز یہاں کے ملازم احمدیوں کے خلاف لوگوں کو اکسانا شروع کر دیا۔ کہ ان کا ہر طرح سے نام و نشان مٹانا چاہئے۔ جہاں کہیں ہوں۔ انہیں آرام کی زندگی بسر کرنے نہ دینا چاہئے۔ انہیں ملازمت سے علیحدہ کرانے کی پوری کوشش کی جاوے۔ اگر مجلس احرار گوجرہ یہ بات میرے نوٹس میں پہلے لاتی۔ تو ان کے متعلق میں کونسل میں سوال اٹھاتا۔ اور ہندوستان کے کونے کونے میں لیکچر دے کر ریزولیوشن پاس کراتا۔ بڑے غضب کی بات ہے۔ کہ دس بیس احمدی تم ہزارہا آدمیوں سے درست نہیں ہو سکتے۔ اور بار بار مسلمانوں کو اس بات پر جوش دلایا کہ تم بزدل ہو۔ کہ ابھی تک تم نے کچھ عملی کارروائی نہیں کی۔ یہ گوجرہ ہی ہے۔ جہاں احمدی اپنے جلسہ کی منادی کرا سکتے ہیں۔ ورنہ اور جگہ کسی احمدی کو اتنی ہمت نہیں۔ کہ ہمارے مکانوں کے سامنے اگر ڈھنڈورہ دے۔ اور پھر بچ کر چلا جائے۔ مسلمانو! تمہاری زندگی پر حیف ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے باوجود اس کے کہ پولیس نے کبھی ہماری امداد نہیں کی۔ حالانکہ بشیر احمد احراری اور دیگر منہ پھٹ مولوی مسجدوں اور جلسہ گاہوں میں خطرناک اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ پولیس کو کوسنا شروع کر دیا۔ اس جلسہ کے بعد احراریوں کا جوش پہلے کی نسبت بہت تیز ہو گیا۔ اور گلی کوچوں میں چھوٹے اور بڑے مرد و زن تمام بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق دلآزاری کا باعث بنتے رہے۔ اور اس کوشش میں لگ گئے۔ کہ احمدیوں کی زندگی تلخ کر دیں۔ چنانچہ موجودہ مقدمہ جو سر سر جھوٹی بنیاد پر کھڑا کیا گیا ہے۔ اسی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے۔ (پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گوجرہ)

اخبار ”احسان“ کی غلط بیانی کی تردید

خاکسار کی نسبت اخبار احسان کے ۳ر مئی ۳۵ء کے پرچہ میں جو اعلان شائع ہوا ہے کہ خدانخواستہ خاکسار سلسلہ حقہ احمدیہ سے تائب ہو گیا ہے۔ یہ خبر محض بہتان جھوٹ بلکہ پرلے درجے کا افترا ہے۔ خاکسار بفضلہ احمدیت پر قائم ہے۔ مسمی قطب الدین گنجہ گر جنے میرے متعلق یہ غلط خبر اخبار احسان کو دی۔ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔ تردید میں دیر اس لئے ہوئی کہ خاکسار کو اخبار احسان کے اعلان کے متعلق حال ہی میں علم ہوا ہے۔ ورنہ اسی وقت تردیدی خط عرض کر دیتا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمتِ اقدس میں خاکسار کے متعلق استقامت کی دعا کے لئے عرض کریں۔ خدا تعالیٰ خاکسار کو تا زندگی سلسلہ حقہ احمدیہ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(خاکسار نظام الدین از مالیر کوٹلہ)

امرتسر میں احراریوں کی عزت افزائی

امرتسر جو احراریوں کا گڑھ اور بڑا زبردست اڈا خیال کیا جاتا تھا۔ آج احراریوں کے منحوس وجود کو اپنے لئے ننگ و عار کا موجب جانتا ہے۔ اور امرتسر کی زمین انکے ناپاک اجسام کو اپنے لئے بوجھ تصور کرتی ہے۔ مسلمانانِ امرتسر ان کی دجالانہ چالوں اور مکروہ پراپیگنڈا سے سخت بیزار ہیں جس کا کھلم کھلا اظہار وہ اپنی تقریروں تحریروں اور پوسٹروں میں کر رہے ہیں۔ گلی کوچوں میں چھوٹے چھوٹے بچے احراریوں کے کارٹون بناتے اور ان کے جنازے نکالتے ہیں۔ کٹڑہ کرم سنگھ کے بازار میں تو احرار منہ دکھانے کی ہمت نہیں رکھتے۔ شرفاء ان کا نام لینا اور سننا پسند نہیں کرتے۔ بازار میں دبی زبان سے ایک لونڈا احراریوں کا اخبار ”مجاہد“ بیچ رہا تھا۔ کہ کٹڑہ مذکور کے چند مسلمانوں نے آگے دھکے دے کر اپنے محلہ سے نکال دیا۔ کوئی احراری ادھر سے گذرنے کی جرأت بھی نہیں کرتا۔

احراری چوہوں کی طرح بلوں میں گھس گئے ہیں۔ ۵ر اگست کو انہوں نے مسجد خیر دین میں جلسہ کرنا چاہا۔ مگر مسلمانوں نے دھکے دے کر نکال دیا۔ اور بھی کئی جگہوں پر ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر کسی جگہ ناخن نہ اڑے۔ اپنی ناکامی کا احرار کو خود اقرار ہے۔ چنانچہ ”مجاہد“ ۷ر اگست لکھتا ہے۔

”امرتسر کی تمام مخالف جماعتوں کی طرف سے مجلس کو ان کی زبردست مخالفت بلکہ تشدد تک کی دھمکی دی گئی۔ اور کہا۔ کہ اگر اراکین نے جلسہ منعقد کرنے کی کوشش کی۔ تو اس کا نتیجہ ان کے حق میں مفید نہ ہوگا“

جب ہر طرف سے مایوس ہو گئے۔ تو پرانے زنگ خوردہ ہتھیار ”دجل و فریب“ سے مدد لی۔ چند غیر معروف علماء کے وعظ کے بہانہ سے منادی کرائی۔ کہ آج شب کو ”مرزائیوں“ کے خلاف چوک فوارہ میں جلسہ ہوگا۔ مگر جب لوگ جلسہ گاہ میں پہونچے۔ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ نامبردہ علماء کی بجائے چند احراری ایجنٹ براجمان ہیں۔ بہت سے شرفاء تو اس فریب دہی سے اطلاع پاکر احراریوں کو لعنت ملامت کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ صرف احرار کے کرایہ پر لائے ہوئے والنٹیر اور چند دیگر تماشبین رہ گئے۔ ملاں ہمدانی کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جب مجلس کے سیکرٹری نے شرفاء پر گند اچھالا۔ تو لوگوں نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اور زبردست سوالوں کی اتنی بوچھاڑ کی۔ کہ احراری بوکھلا گئے اور ایک شخص پیر غلام جیلانی صاحب کو مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ اگر کوئی خدا کا بندہ چھڑانے کے لئے آگے بڑھتا تو احراری یہ کہکر منع کر دیتے کہ ”یہ مرزائی ہے“ اسے مرنے دو۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا۔ تو معلوم کیا۔ کہ یہ تو پیر غلام جیلانی سابق اسیر مارشل لاء ہے۔ اس پر احراری تو جان بچا کر نو دو گیارہ ہو گئے۔ اور لوگ مجروح کو سول ہسپتال میں لے گئے۔ جو تمام رات بیہوش اور بے حس و حرکت پڑا رہا۔ صبح ہوش آئی۔ ابھی تک بولنے چلنے سے معذور ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

احراریوں کی اس مکروہ حرکت سے مسلمانوں میں بڑا سخت جوش اور اشتعال پھیل گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ احراری شہر کے با اثر اور صاحب رسوخ معززین کے پاؤں پڑتے پھرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے یہ معاملہ رفع دفع کرا دو۔ (نامہ نگار از امرتسر)

تذکرہ مشاہیر پنجاب

میں آجکل ایک ایسی کتاب کی تصنیف و تالیف میں مصروف ہوں۔ جو گورنمنٹ اور پبلک دونوں کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔ گذشتہ زمانے میں لوگ اسماء الرجال کی کتابیں لکھتے رہے ہیں۔ جو آج ہمارے لئے مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ اسی طرح یہ کتاب بھی آئندہ نسلوں کے لئے عام معلومات کا ذخیرہ اور ایک حد تک انسائیکلوپیڈیا کا کام دیگی۔ کتابیں تو آئے دن سینکڑوں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ایسی کتاب ملک میں آجتک کوئی تیار نہیں ہوئی۔ اس کتاب کا نام ”تذکرہ مشاہیر پنجاب“ ہوگا

یہ کتاب اپنے موضوع اور جامعیت کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہی ہوگی۔ اور صدیوں تک آئندہ نسلوں کیلئے

احراریوں کی ملت فروشی و غداری

صوبہ سرحد کے ایک باثر اخبار کا تبصرہ

احرار نے چونکہ اسلام اور اہل اسلام کے محافظان جان باز ہونے کے بلند بانگ دعاوی سے ہندوستان کے طول و عرض میں شور مچا رکھا تھا۔ اور اس وجہ سے بیچارے غریب اور نادار مسلمانوں نے اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ کاٹ کر ان کے گھر بھرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی تھی۔ اور ان کے کہنے پر بے حد مالی اور جانی نقصانات بخوشی اٹھا رہے تھے۔ لیکن جب مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقع پر احراریوں نے اپنی خاص اغراض کے ماتحت قوم کی چیخ و پکار کے بجائے حکومت کے اشارہ ابرو کو مقدم رکھا اور کھلم کھلا غداری کی۔ تو اس غداری کا احساس بھی جنگل کی آگ کی طرح آن کی آن میں تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ جس کا کسی قدر پتہ ان مضامین سے لگ سکتا ہے۔ جو ہر مسلمان اخبار نے خواہ ہندوستان کے کسی شہر سے شائع ہوتا ہے۔ لکھے۔ ذیل میں صوبہ سرحد کے ایک اخبار "سرحد" ۳۰ جولائی کا ایک مضمون درج کیا جاتا ہے۔ اس سے اور دوسرے اعلانات سے جو مسلمانان سرحد کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ وہ احراریوں کی غداری سے خاص طور پر متاثر ہوئے ہیں۔

معاصر موصوف لکھتا ہے۔

پنجاب و صوبہ سرحد کے غیور مسلمانو!

مسجد شہید گنج کے متعلق احراریوں کا بیان شائع ہو گیا۔ جس پر علاوہ دیگر احراریوں کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دستخط ثبت ہیں۔ امیر شریعت کی وہ تقریر آپ نہیں بھولے جس میں آپ نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ مسجد شہید کے معاملہ نے احراریوں کو اسی طرح بے چین بنا رکھا ہے۔ جس طرح دیگر مسلمانوں کو مسجد کی ہر اینٹ بخاری کے سینے پر آہ لگ رہی ہے۔ اور مسجد کا ملبہ اس قدر متبرک نہیں جس قدر وہ زمیں جس پر خدا کا نام لیا جاتا رہا ہے۔ اور احراریوں کی خاموشی مخالفت پر مبنی نہیں۔ احراری متفقہ لائحہ عمل تجویز ہونے پر اسی طرح سینہ سپر ہونگے۔ جس طرح مسلمانوں کے معاملہ میں ہمیشہ رہی ہے۔ اس قسم کا بیان مجلس احرار کی جانب سے بھی پڑھا گیا۔ خیال ہوا کہ ممکن ہے احراریوں کو لائحہ عمل سے اختلاف ہو۔ اور وہ کوئی تیز قدم اٹھانے پر مستعد ہوں۔ انہی کی دعوت پر ۲۷، ۲۸ ر جولائی کو اس معاملہ میں کوئی قدم اٹھانے کے لئے کانفرنس طلب کی گئی۔ موجودہ بیان سے قبل احراریوں نے کبھی یہ نہ کہا کہ موجودہ تحریک غلط ہے۔ ہمسایوں سے بگاڑنا اچھا نہیں۔ مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے اور ان کی ملکیت ہے۔ واپس نہیں ہو سکتی اس لئے خاموشی سے مسجد گوردوارہ بننے دیں۔ اسی اثنا میں نوجوان غیرت اسلامی میں ڈوبے ہوئے نوجوان پرجوش مظاہروں میں مصروف عمل ہو گئے۔

ذرا آنکھوں کے سامنے وہ منظر لائیں گرمی کی شدت میں یہ بہادر مسلمان اللہ کے گھر کی حفاظت کے لئے تین یوم سڑکوں پر بیٹھے رہے۔ لاٹھیاں کھائیں گھوڑے دوڑائے گئے۔ پانی پھینکا گیا گولیوں کی بارش ہوئی لیکن یہ بہادر استقلال سے ڈٹے رہے اور گولیاں ان کو اپنے ارادے سے باز رکھنے میں کامیاب نہ ہوئیں۔ قدرتی طور پر ان واقعات سے پنجاب و صوبہ سرحد میں آگ لگ گئی۔ اور خانہ خدا کی حفاظت کیلئے ہر جانب سے مسلمان ہر ممکن قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ حالات کی نزاکت کا یہ حال کہ گورنمنٹ اور سکھ دونو پریشان ہو گئے اور مسجد کی واپسی کے حل تلاش ہونے لگے کامیابی یقینی نظر آ رہی تھی۔ احراریوں نے سب کچھ دیکھا۔ لیکن مخالفت کی جرأت نہ ہوئی۔ یہی کہتے رہے کہ ۲۷ جولائی کو جو فیصلہ ہو گا۔ اس کے ہم پابند ہونگے ان کی معنی خیز خاموشی آخر رنگ لائی۔ اور اپنے مواعید کو پس پشت ڈال کر ۲۷ جولائی کا انتظار کئے بغیر مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

غیور مسلمانو! آخر یہ کیوں ہوا۔ مسٹر افضل حق اور مولانا حبیب الرحمن کا شملہ کی پہاڑیوں میں تحریک کے ایام میں چکر کاٹنا فضول نہ تھا۔ ملک سر فیروز خان نون سے ملاقاتیں بے سود نہ تھیں۔ کونسل کی ممبریوں اور مسٹر افضل حق کی وزارت نے ان کو اندھا کر دیا۔ خاموشی اس واسطے ہے کہ حکومت کے جانب سے کوئی اشارہ نہیں ہوا تھا۔ جب امید کی جھلک نظر آ گئی فوراً میدان میں کود پڑے۔ کانفرنس ہونے سے قبل کود نا گورنمنٹ کے لئے مفید تھا۔ اگر مسلمان متحد ہو کر کوئی لائحہ عمل تجویز کر لیتے اور یہ اختلاف بھی کرتے تو ان کو پوچھنے والا کوئی نہ تھا۔ کانفرنس کو ناکام بنانا منظور تھا۔ آخر گرے بھی تو ایسے گرے کہ دنیا حیران ہو گئی۔ جب مجاہدین اسلام ایسے برے طریقے پر خریدے جا سکتے ہیں۔ تو مسلمان قوم کا کیا حال ہو گا انہوں نے خیال نہ کیا کہ مسلمان مفاد کو کس قدر نقصان پہنچیگا۔ اور سکھ اور حکومت کے ہاتھ کس قدر مضبوط ہو جائیں گے۔ لیکن بے چارے خاک سوچتے کونسل کی ممبریاں وزارت۔ اور روپیہ کا لالچ کچھ کرنے نہ دیتا تھا۔

مسلمانو! ان ملت فروشوں کے بیان پر غور کرو مسجد پر سکھوں کا قبضہ جائز۔ مسجد گرانی جائز۔ گوردوارہ بنانا جائز۔ حکومت کا مسلمانوں پر لاٹھیاں چلانا جائز۔ گھوڑے دوڑانا جائز۔ پانی برسانا جائز۔ گولی چلانا جائز۔ مسلمانوں نے جو کچھ کیا ناجائز۔ آئندہ توبہ کرنی ضروری اللہ کے گھر کی حفاظت کے لئے جو شہید ہوئے حرام موت مرے۔

احراریان اسلام نے اپنا حق نمک خوب ادا کیا۔ جب غداری اور ملت فروشی پر اتر آئے تو پھر شرم و حیا سے کیا کام۔ یہ کارنامہ گورنمنٹ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ مسلمانو! کیا ان سے زیادہ ملت فروش۔ غدار اور بے ایمان ہو سکتا ہے۔ یہ مکار اور بہروپیے اصلی رنگ میں ظاہر ہو گئے اب بھی تم نے اگر ان سے کوئی تعلق رکھا۔ تو تمہاری بربادی یقینی اپنا فرض سمجھو۔ جس جگہ یہ جائیں ان کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دو۔ کیا یہ اس قابل ہیں کہ مسلمان ان بے ایمانوں کی شکلیں دیکھیں انہوں نے اپنی طاقت کا غلط اندازہ لگایا جو ریڈیوں کے محتاج تھے مسلمانان پنجاب کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال کر احراری بن گئے اور ملت فروشی کرنے لگے۔

امیر شریعت اپنی ہستی کی طرف خیال کرے۔ آج اسے منصوری کی ہوائیں یاد آ رہی ہیں۔ جس کو دو وقت روٹی نہ ملتی تھی۔ تن ڈھانپنے کو کپڑا نہ تھا۔ آج جبہ پہن کر خود بخود امیر شریعت بن بیٹھا ہے مسلمانوں نے نیک نیتی سے ان کی خدمت کی۔ اور ان کی ملت فروشی ظاہر ہو گئی۔ ان کو دنیا اب دیکھے گی کہ یہ کس طرح دنیا میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔

کشمیر کے معاملہ میں بیس ہزار آدمی جیل بھجوانا اور مروانا جائز۔ کپور تھلہ میں بھیجنا جائز۔ لیکن خانہ خدا کی حفاظت کرنا ناجائز لعنت ہزار بار لعنت۔ مولانا عبد المجید قرشی سے بھی کچھ کہنا ہے۔ کیا سیرت کی تحریک چلا کر تم بھی لیڈر بن گئے۔ اب اس نیکی کو سکھوں اور حکومت کے ہاتھوں فروخت کر رہے ہو۔ پنجاب میں تمہارا اثر کیا ہے ایمان کے ایڈیٹر اور یوم قرآن منانے والے ذرہ آنکھ کھول اور ہوش میں آ۔ اور بتا کہ وہ مسجد تھی یا نہیں اگر تھی تو پھر سکھوں کے قبضہ میں جانے کے بعد مسجد ہے یا نہیں اس کی واپسی کی کوشش کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر غیر مسلم خانہ خدا کو گرا کر گوردوارہ بنالیں۔ تو اس کی حفاظت کے لئے اسلام نے کوئی مشورہ دیا ہے یا نہیں۔ تو اس کا جواب کبھی نہ دے سکیگا۔ اے ایمان کی دعوت دینے والے۔ ذرا اپنے ایمان کو ٹٹول چند روپوں کے عوض بک کر۔ آج مولانا ظفر علی خان اور دیگر رفقاء کار پر رکیک حملے کرتا ہے ان کو مفسد قرار دیتا ہے مسلمانوں کی حمیت ملی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ جان نثاران اسلام کی بے عزتی کرتا ہے شرم ہے تجھ پر اور لعنت ہے تیرے فعل پر۔ مسلمان اب بے وقوف نہیں جو

تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی پہلی فہرست

(گذشتہ سے پیوستہ)

۳۱۲ ۔ جمعدار فیروز الدین صاحب بنکوڑا
۳۱۳ ۔ بابو عبد الحق صاحب برہمن بڑیہ
۳۱۴ ۔ مولوی ابو حمزہ محمد علی انور صاحب ٹانگ کنڈی
۳۱۵ ۔ بابو عبد الغنی صاحب پلیڈر برہمن بڑیہ
۳۱۶ ۔ اہلیہ صاحبہ مولوی ابو حمید محمد علی انور صاحب (زیور و پارچات)
۳۱۷ ۔ بابو عبد الباری صاحب برہمن بڑیہ
۳۱۸ ۔ سید عبد الستار صاحب ٹپیڈہ بنگال
۳۱۹ ۔ زہرہ بیگم صاحبہ برہمن بڑیہ
۳۲۰ ۔ ابراہیم صاحب رنگ پور
۳۲۱ ۔ باعث الاحد صاحب
۳۲۲ ۔ صادق صاحب و عبد الباری صاحب جیوڑہ
۳۲۳ ۔ ابو الفیض خان رنگ پور
۳۲۴ ۔ غلام الدین صاحب سید نا پور
۳۲۵ ۔ عصمت جان بیگم صاحبہ
۳۲۶ ۔ چودہری ابو العاصم خان صاحب راجشاہی
۳۲۷ ۔ پیر رفیق علی صاحب راج شاہی
۳۲۸ ۔ بابو رحیم نواز خانصاحب
۳۲۹ ۔ بابو محمد عظیم الدین صاحب
۳۳۰ ۔ بابو ابو السبحان صاحب چاندپور
۳۳۱ ۔ جمعدار مظفر احمد صاحب احمد نگر
۳۳۲ ۔ بابو عبد الغنی صاحب ہیڈ کلرک جالندھر چھاؤنی
۳۳۳ ۔ فضل محمد خانصاحب معہ احباب
۳۳۴ ۔ مولوی احمد حسین صاحب وکیل بھاگلپور
۳۳۵ ۔ حکیم محمد یونس صاحب وینگورلہ بمبئی
۳۳۶ ۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب بمبئی
۳۳۷ ۔ سیٹھ اسمٰعیل صاحب آدم بمبئی
۳۳۸ ۔ دین محمد صاحب کالی کٹ
۳۳۹ ۔ پی پی کلندان کرایام جی صاحب کالی کٹ
۳۴۰ ۔ ایم حسن کنجی صاحب "
۳۴۱ ۔ ایس ۔ وی ۔ قادری "
۳۴۲ ۔ وی عبد الکریم صاحب "
۳۴۳ ۔ ایم احمد صاحب "
۳۴۴ ۔ میاں محمد شریف صاحب ای ۔ اے ۔ سی ۔ میانوالی
۳۴۵ ۔ بابو نادر علی صاحب کھنڈالہ بمبئی

۳۴۶ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب مالا باری
۳۴۷ ۔ میاں فخر الدین صاحب "
۳۴۸ ۔ صابرہ بیگم صاحبہ بھاگلپور
۳۴۹ ۔ سید موسیٰ رضا صاحب "
۳۵۰ ۔ محمد دین صاحب رانچی
۳۵۱ ۔ مصاحب خانصاحب ڈپٹی مجسٹریٹ رانچی
۳۵۲ ۔ ابراہیم یوسف صاحب بارڈولیا
۳۵۳ ۔ خان بہادر ڈپٹی آصف زمان خانصاحب گونڈا
۳۵۴ ۔ ماسٹر خیر الدین صاحب امراؤتی
۳۵۵ ۔ بابو محمد سعید صاحب موئٹ آبو
۳۵۶ ۔ بابو محمد شمس الدین صاحب شنکر پور
۳۵۷ ۔ سید عبد الحلیم صاحب کٹکی
۳۵۸ ۔ بابو طفیل احمد صاحب بہار شریف
۳۵۹ ۔ ڈاکٹر گوہر دین صاحب برما
۳۶۰ ۔ ڈاکٹر غلام قادر صاحب "
۳۶۱ ۔ سید علی شاہ صاحب "
۳۶۲ ۔ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری "
۳۶۳ ۔ بابو محمد افضل صاحب ٹھیکیدار "
۳۶۴ ۔ مولوی احسان الحق صاحب پورنی
۳۶۵ ۔ ڈاکٹر عطار اللہ صاحب مانڈلے
۳۶۶ ۔ بھائی کریم بخش صاحب "
۳۶۷ ۔ عبد اللہ خانصاحب "
۳۶۸ ۔ منشی فضل کریم صاحب "
۳۶۹ ۔ بابو احمد خان صاحب
۳۷۰ ۔ طالب حسین صاحب مانڈلے
۳۷۱ ۔ چودہری عبد الحمید صاحب بھگادتی
۳۷۲ ۔ بابو محمد یوسف صاحب "
۳۷۳ ۔ سید عبد القیوم صاحب "
۳۷۴ ۔ زکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب
۳۷۵ ۔ ماسٹر طاہر الدین صاحب کیرنگ
۳۷۶ ۔ بابو عبد الرحیم صاحب "
۳۷۷ ۔ ناظر خان صاحب "
۳۷۸ ۔ مولوی سید صمصام علی صاحب "
۳۷۹ ۔ بابو عجب لعل خان صاحب "
۳۸۰ ۔ بابو عبد العزیز صاحب "
۳۸۱ ۔ شیخ جعفر طیب صاحب "
۳۸۲ ۔ بابو بشیر الدین صاحب "
۳۸۳ ۔ بابو ضیاء الدین صاحب "

۳۸۴ ۔ بابو عبد الحمید صاحب کیرنگ
۳۸۵ ۔ شیخ شیر علی صاحب "
۳۸۶ ۔ چودہری جوگی خانصاحب "
۳۸۷ ۔ بابو عظمت خانصاحب "
۳۸۸ ۔ مولوی عبد العزیز صاحب آگرہ
۳۸۹ ۔ ملک بشیر احمد صاحب "
۳۹۰ ۔ مولوی محمد سلیمان صاحب "
۳۹۱ ۔ اہلیہ ماسٹر عبد العزیز صاحب "
۳۹۲ ۔ بابو سراج دین صاحب محلہ دارالفضل قادیان
۳۹۳ ۔ چودہری محمد اسمٰعیل خانصاحب "
۳۹۴ ۔ چودہری عبد الستار خانصاحب "
۳۹۵ ۔ فتح بی بی صاحبہ چک ۱۲۷ شمالی
۳۹۶ ۔ چودہری مرزا خانصاحب چک ۹۸
۳۹۷ ۔ ماسٹر غلام رسول صاحب جہادریال
۳۹۸ ۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب معہ منشی اللہ بخش صاحب
۳۹۹ ۔ میاں اللہ دتا صاحب معریکے کلاں
۴۰۰ ۔ ماسٹر محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر اولیا پور
۴۰۱ ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب ٹیچر مڈل سکول وار بٹن
۴۰۲ ۔ سید علی صاحب قریشی ٹرکن
۴۰۳ ۔ بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر ہنر بنگلہ ابدال
۴۰۴ ۔ منشی غلام محمد صاحب کریم پورہ
۴۰۵ ۔ بابو شکر الٰہی صاحب چوہڑ کانہ
۴۰۶ ۔ محمد عارف صاحب نور پور
۴۰۷ ۔ شیخ نیاز محمد صاحب کسوال
۴۰۸ ۔ چودہری محمد حیات صاحب پوسٹ ماسٹر شجاع آباد
۴۰۹ ۔ بابو نور محمد صاحب اوورسیر عبد الحکیم
۴۱۰ ۔ ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب شاب گڑھ
۴۱۱ ۔ بابو محمد علی و احمد علی خانصاحب چک ۹۵
۴۱۲ ۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب کھروڑ پکا
۴۱۳ ۔ بابو فیروز الدین صاحب ضلعدار گگو والا
۴۱۴ ۔ میاں امیر احمد صاحب علی پور ملتان
۴۱۵ ۔ منشی غلام محمد صاحب کبیر والہ ملتان
۴۱۶ ۔ بابو غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک بہاولپور
۴۱۷ ۔ بابو عبد اللطیف صاحب خانپور
۴۱۸ ۔ شیخ اقبال الدین صاحب بہاول نگر

۴۱۹ ۔ بابو محمد عظیم صاحب سماسٹہ
۴۲۰ ۔ بابو امان اللہ صاحب بہاول نگر
۴۲۱ ۔ بابو رشید صاحب احمد پور
۴۲۲ ۔ حافظ نور الٰہی صاحب رحیم یارخاں
۴۲۳ ۔ بابو سراج دین صاحب معہ عبد الحمید صاحب کارتھ
۴۲۴ ۔ بابو ناظر حسین صاحب کھنائی
۴۲۵ ۔ چودہری محمد اکبر صاحب کیمبل پور
۴۲۶ ۔ بابو فضل حسین صاحب "
۴۲۷ ۔ میاں عزیز محمد صاحب "
۴۲۸ ۔ ماسٹر نیاز احمد صاحب "
۴۲۹ ۔ استانی زینب صاحبہ "
۴۳۰ ۔ بابو محمد رشید خانصاحب جھلار
۴۳۱ ۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب کھنڈہ
۴۳۲ ۔ بابو محمد عالم صاحب ٹیکسیلی
۴۳۳ ۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مانسہرہ
۴۳۴ ۔ میر احمد اللہ صاحب کندیاں
۴۳۵ ۔ ڈاکٹر محمد انور صاحب ہرنوئی
۴۳۶ ۔ بابو محمود احمد صاحب ناظم کندیاں
۴۳۷ ۔ چودہری فقیر محمد صاحب میانوالی
۴۳۸ ۔ مرزا محمد شریف بیگ صاحب "
۴۳۹ ۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب موچھ
۴۴۰ ۔ بابو محمد شفیع صاحب میانوالی
۴۴۱ ۔ سید عبد الوحید صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان
۴۴۲ ۔ ماسٹر محمد حسین صاحب کلاچی
۴۴۳ ۔ رحمت علی صاحب پیر غنی
۴۴۴ ۔ امام بخش صاحب "
۴۴۵ ۔ سردار امیر محمد خانصاحب کوٹ قیصرانی
۴۴۶ ۔ ہمشیرہ کلاں " " "

۴۴۷ ۔ سردار غلام قادر صاحب کوٹ قیصرانی
۴۴۸ ۔ سردار احمد یار خان صاحب کوٹ قیصرانی
۴۴۹ ۔ والدہ سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی
۴۵۰ ۔ والدہ سردار منظور احمد خانصاحب
۴۵۱ ۔ سردار شیر بہادر خانصاحب شیر گڑھ
۴۵۲ ۔ چودہری امام بخش صاحب پیرو غربا
۴۵۳ ۔ چودہری عبد الخالق صاحب ٹھگرہ
۴۵۴ ۔ سردار فیض اللہ خان صاحب بیگھ
۴۵۵ ۔ مولوی محبوب عالم صاحب سیالکوٹ
۴۵۶ ۔ ڈاکٹر حاجی خانصاحب یوسف زئی
۴۵۷ ۔ خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب برج انسپکٹر سندھ
۴۵۸ ۔ بابو عبد الحق صاحب سقطا
۴۵۹ ۔ شیخ عظیم الدین صاحب عیسیٰ بازار حیدرآباد سندھ
۴۶۰ ۔ بابو غلام محمد صاحب و چودہری نذیر حسین صاحب
۴۶۱ ۔ بابو بشیر احمد صاحب بی اے ٹنچمور اسٹیٹ
۴۶۲ ۔ میاں قمر الدین صاحب کینال اسسٹنٹ میرپور
۴۶۳ ۔ صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷ الف
۴۶۴ ۔ مستری محمد عیسیٰ صاحب معہ اہلیہ ڈھینی بر
۴۶۵ ۔ بابو عبد الکریم صاحب نواب شاہ
۴۶۶ ۔ چودہری غلام محمد صاحب کوٹ احمد جان
۴۶۷ ۔ چودہری حیات محمد صاحب بی کر اسٹیٹ سندھ
۴۶۸ ۔ ڈاکٹر علی گوہر صاحب لسرا
۴۶۹ ۔ چودہری عطا محمد صاحب
۴۷۰ ۔ کے پی کنجی صاحب کالی کٹ

ایک احمدی مبلغ کے ساتھ غیر شریفانہ سلوک

مولوی محمد یوسف صاحب حیف کمسٹ وآنریری مبلغ تبلیغی دورہ کرتے ہوئے بیگو سرائے میں دو روز قیام پذیر رہے ۔ اور انفرادی طور پر لوگوں سے ملکر فرض تبلیغ انجام دیتے رہے ۔ اس کے بعد موضع بارو میں جو اس علاقہ میں اپنی تاریخی روایات کے لحاظ سے ایک معروف بستی ہے ۔ تشریف لے گئے ۔ اگرچہ یہاں غیر احمدی طبقہ میں تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں ۔ مگر وہ لوگ ان کے ساتھ نہایت غیر مہذبانہ طور سے پیش آئے ان کی چھتری لے لی ۔ اوران کے تبلیغی ٹریکٹ اور پرچے چھین لئے ۔ ان کے پیچھے ایک بدقماش نشہ خوار کو لگا دیا گیا ۔ جس نے ان کو پکڑ لیا ۔ اور دیر تک گرفت میں رکھا دوسرے لوگ اس انسانیت سوز منظر کو دیکھ کر لطف اندوز ہوتے رہے اور کافی دیر کے بعد جب چھوڑا ۔ تو چھتری دینے سے انکار کر دیا ۔ یہاں کے مقامی نامہ نگار نے جو ایک معزز ہندو وکیل ہیں ۔ اس واقعہ کی مختصر رپورٹ سرچ لائٹ انگریزی اخبار میں درج کرائی ہے ۔ خاکسار نصیر الدین احمد وکیل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ

ہر ایک احمدی پڑھ لے

مندرجہ ذیل چند نایاب ولاجواب کتابیں ایسی ہیں جن کی ہر ایک احمدی کو ضرورت ہے۔ اور کوئی خواندہ احمدی اس وقت ان کتابوں سے ناواقف نہ رہے۔ ہر ایک احمدی لائبریری میں یہ موجود ہوں۔

تبلیغ رسالت

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ جس کے ذریعہ حضورؑ نے تمام غیر مذاہب پر صداقت اسلام اور جملہ مخالفین سلسلہ پر اپنی صداقت بذریعہ اشتہارات ثابت کر کے ہر طرح سے اتمام حجت کردی ۱۸۷۹ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک جس قدر اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ نے وقتاً فوقتاً شائع کئے وہ سب محفوظ کر دئے ہیں۔ آج اگر ان کو محفوظ نہ کر دیا جاتا تو آئندہ آنے والی نسلیں اس خزانہ نایاب سے محروم رہ جاتیں۔ ۲ سال کی متواتر تلاش سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان لاجواب اور کمیاب اشتہاروں کو جمع کر کے دس جلدوں میں چھپوا دئے ہیں۔ چند جلدیں مکمل باقی ہیں۔ اس مجموعہ دس جلد کی قیمت صرف ۵ عہ

تجلیات رحمانیہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ شہادت مرزا و فیصلہ مرزا وغیرہ کا مکمل و مدلل جواب از قلم باطل شکن مولوی ابو العطا جالندھری مبلغ دمشق۔ قیمت صرف چھ آنہ

بطالوی کا انجام

مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی انی مہین من اراد اہانتک کا پورا مصداق اور اس کے آغاز و انجام کا صحیح گر عبرتناک نقشہ اس میں کھینچا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

مرقع ثنائی

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ اور امرتسری کا اس سے انکار و فرار اور اس کے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا حرف بحرف چربہ قابل دید قیمت ۲؍

جھوٹ کا بھوت

زمانہ حال میں مسلمانوں کے لئے ترقی کرنے اور اپنی عزت قائم رکھنے کے ذرائع اس رسالے میں لکھے گئے ہیں چار دفعہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ۲؍

ہدایات زریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ کی تبلیغ کے واسطے مبلغین کے کیلئے جو ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ نہایت خوشخط جیبی تقطیع پر چھپوا دی ہیں۔ آجکل ہر ایک احمدی کے ذمہ تبلیغ سلسلہ کا فرض عائد کیا گیا ہے اس لئے ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا اور پاس رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قیمت صرف ۵

المشتہر:- مینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ایک نہایت عمدہ موقعہ کا مکان تہائی قیمت میں

قادیان کی مرکزی آبادی میں ایک نہایت عمدہ موقعہ کا دو منزلہ مکان جس پر نہایت عمدہ میٹیریل لگایا گیا ہے۔ شہری طرز کا قابل فروخت ہے مالک مکان نے اس پر پورا تین ہزار روپیہ لگایا ہے۔ مگر اب ضروریات سے مجبور ہو کر ایک ہزار میں دے رہا ہے۔

اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانیوالے مینجر الفضل سے خط وکتابت کریں۔ سب سے پہلی درخواست منظور کرلی جائے گی۔ اس لئے جلدی کریں۔ خود دیکھنے یا کسی کو دکھلانے کا موقعہ دیا جائے گا۔

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ سیاہ و سفید

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ ردہے۔ ککرے۔ انکھ چینی۔ پرانی لالی جالا پھلی۔ چھڑ۔ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔

دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی۔ جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ مفت منگوالو۔ اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ معہ خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲؍ تولہ

سرمہ سفید قسم اعلیٰ کچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت ۱۰ روپیہ تولہ

منگوانیکا پتہ

مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:- مسافران ریل کی سہولت کو سٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کی شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست۔ قے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے ہیں۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ ہم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دوا خانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا رجسٹرڈ" کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔

اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر ۱۰ للعہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

بال عمر بھر نہ اُگیں!

گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ رجسٹری شدہ

سویو (رجسٹرڈ)

دنیا بھر میں اپنی قسم کی واحد دوائی ہے جس کے استعمال سے غیر ضروری بال ایک دفعہ دور ہو کر عمر بھر پیدا نہیں ہوتے۔ گذشتہ پانچ سالوں میں ہزاروں لوگ اس حیرت انگیز ایجاد سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آپ بھی محروم نہ رہیں۔ قیمت فی شیشی ۔ تین شیشی صہ روپیہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- سویو فارمیسی رجسٹرڈ۔ لاہور

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین صاحب رضؓ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ گکروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا اتر گئی ہیں۔ جو اب بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کرتا ہوں۔ ایسی ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان
اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔

۲۔ جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان
یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔

۳۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان
اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔

۴۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔

۵۔ جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراش خانہ پٹیالہ
میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے۔

۶۔ جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان
میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک پڑھ سکتا ہوں۔

ترکیب استعمال:- صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔

خالص ممیرا ۳ ماہ کے لئے رعایتی } پہلی قیمت دس روپے فی تولہ قیمت صہ } فی تولہ تھی۔

سرمہ قسم خاص تین ماہ کے لئے رعایتی } پہلی قیمت دس روپے فی تولہ قیمت صہ } فی تولہ تھی۔

سرمہ درجہ اول قیمت فی تولہ ۶
" سیاہ " " عہ
ست سلاجیت " " ۱۲
قسم دوم

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان پنجاب

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

جناب ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ ڈیرہ جی خان ڈاکخانہ ہومن ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں۔
"میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے۔ مثلاً فالج ۔ لی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہو گیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اسکی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں ہے۔ ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔"

بلاشبہ دل میں نئی امنگ۔ اعضا میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بے نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

قاہرہ ۹ اگست۔ اطالوی فوجی ہوائی جہاز جو مفقود الخبر ہوگیا تھا۔ برطانوی ائر فورس جہازوں نے اس کا پتہ لگا لیا ہے یہ جہاز ہیلی پولیس سے بارہ میل دور مغرب کی جانب گر پڑا تھا۔ اور تمام لوگ جو اس میں سوار تھے ہلاک ہوگئے۔

لنڈن ۹ اگست۔ کل سر جان تھامسن جو ۱۹۲۴ء تک صوبہ دہلی کے چیف کمشنر رہے ہیں۔ فوت ہوگئے۔ آپ سر ایڈورڈ میکلیگن گورنر پنجاب کے وقت پنجاب کے چیف سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔

برلیسٹ ۹ اگست۔ فرانس میں جدید اقتصادی فرامین کے نتیجہ میں جن کے رُو سے ہر ڈیپارٹمنٹ میں تنخواہوں کی تخفیف کر دی گئی ہے۔ برلیسٹ اور ٹولن میں مزید فسادات رونما ہوئے۔ ہڑتالیوں کا پولیس سے متعدد بار تصادم ہوا۔ بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے فوج بلائی گئی۔

مدراس ۸ اگست۔ آج شام جنوبی ہندوستانی چیمبر آف کامرس نے آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے اعزاز میں دعوت چائے دی چیمبر نے اس موقع پر آپ سے ریلوے کے نظم و نسق اور غیر ممالک سے تجارتی معاہدات کے مسائل پر گفتگو کی۔ اور اس مضمون پر مشتمل ایک عرضداشت آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آج شب سر ممدوح سکندرآباد روانہ ہوگئے۔

ناگپور ۹ اگست۔ سی۔ پی۔ میں کثرت بارش کی وجہ سے دریائے وانا میں سیلاب آگیا جس سے دو سو گھر بہہ گئے۔ اور فصلیں تباہ ہوگئیں۔ نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ اضلاع واردھا اور ناگپور میں بھی فصلوں کو بہت نقصان پہونچا ہے۔ تمام زراعتی کاروبار رک گئے ہیں۔

لاہور ۱۰ اگست۔ لاہور میں مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں فسادات کے روکنے پر حکومت کا دو لاکھ کے قریب روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جس کا بوجھ پنجاب بجٹ پر پڑا ہے۔ ہفتہ کے روز دہلی دروازہ میں متعین برطانی فوج واپس بلا لی گئی۔

صرف شہید گنج گوردوارہ پر پہرہ باقی ہے۔ جہاں عمارات تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہلاک شدگان کی تعداد معلوم کرنے کے لئے جو تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کمیٹی نے ۲۰ اور ۲۱ جولائی کے فائرنگ سے ۱۳ ہلاک شدگان کی تصدیق کی ہے۔ مجروحین کی تعداد سینکڑوں تک پہونچتی ہے۔

ناگپور ۱۰ اگست۔ سی۔ پی لیجسلیٹو کونسل میں ڈیڑھ گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد مسٹر کے۔ پی پانڈے کی تحریک التوا کا ریزولیوشن بغیر تفریق کے پاس ہوگیا۔ یہ ریزولیوشن جبل پور کے واقعہ پر جس میں کرنگز رجمنٹ کے سپاہیوں نے موضع باندا کے لوگوں کو زدو کوب کیا تھا۔ بحث کرنے کے سلسلہ میں تھا۔

برلن ۱۰ اگست۔ قونصل ایبے سینیا کو جرمنی اطالیہ پولینڈ۔ سویڈن۔ زیکوسلوکیا اور دوسرے ممالک سے عساکر ایبے سینیا میں بھرتی ہونے کے لئے ہزاروں درخواستیں آ رہی ہیں۔ گولڈ کوسٹ سے ۱۰ ہزار آدمی مہیا کرنے کی پیشکش آئی ہے۔

حیدرآباد دکن ۹ اگست۔ آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا۔ جنوبی ہند کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج شام سکندرآباد پہونچے آپ کا سر اکبر حیدری اور جماعت احمدیہ کے ایک کثیر اجتماع نے استقبال کیا۔ اپنے قلیل عرصہ قیام میں آپ نے دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور شملہ روانہ ہوگئے۔

بمبئی ۹ اگست۔ کل ویسٹرن انڈیا دیا سلائی فیکٹری کے مزدوروں نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ ان مزدوروں کو جنہیں مالکانِ کارخانہ جات نے معزول کر دیا ہے۔ دوبارہ کام پر لگایا جائے حالات کی نگرانی کے لئے اس رقبہ میں پولیس بھیجدی گئی ہے۔

بمبئی ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیموکریٹک سوراجسٹ پارٹی اور کانگریس نیشنلسٹوں کا الحاق ہوگیا ہے۔ اور ایک نئی متحدہ جماعت بنام نیشنلسٹ پارٹی قائم کی گئی ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اس کے ممبر بن سکتے ہیں بشرطیکہ وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی پرزور مخالفت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

لاہور ۱۰ اگست۔ تین ماہ کی متواتر علالت کے بعد لالہ فقیر چند صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر پنجاب کانگریس نیشنلسٹ پارٹی و پریذیڈنٹ آریہ سماج آج صبح سات بجے انتقال کر گئے۔

شیخوپورہ ۱۰ اگست۔ علاقہ سانگلا ہل کے موضع بوڑے والا چھیاں سے شدید مسلم سکھ فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر ۱۷ اشخاص مجروح ہوئے۔ تین کی حالت نازک ہے۔ شیخوپورہ سے پولیس فوراً سانگلہ ہل پہونچ گئے ہیں۔ اور بہت سی گرفتاریاں کی گئی ہیں۔

مدراس ۱۰ اگست۔ آج مدراس کونسل میں تقریر کرتے ہوئے ہزایکسی لنسی گورنر نے اعلان کیا۔ کہ کونسل کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

احمدآباد ۱۰ اگست۔ مسٹر ڈیسائی آج سابرمتی جیل میں خان عبدالغفار خان سے ملے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ خان صاحب کے وزن میں ۲۵ پونڈ کمی ہوگئی ہے۔ اسی لئے آپ کو اب سابرمتی جیل سے بریلی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۰ اگست۔ حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعہ پنجاب لیبر ریسرچ سوسائٹی اور اس کی سب کمیٹیوں اور برانچوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اس سوسائٹی کا مقصد قانون اور امن کے قیام میں مداخلت کرنا اور امن عامہ کو نقصان پہونچانا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے متعدد مقامات پر چھاپے مارے اور تلاشیاں لیں۔

شیلانگ ۱۰ اگست۔ آسام گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ فروری سے جون تک صوبہ میں ہیضہ سے ۱۹۸۷ اموات ہوئیں۔

لاہور ۱۰ اگست۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام نے اخبارات کو یہ تار بھیجا ہے۔ کہ کانگڑہ والی میں زیج ناتھ، پپرولہ اور جوگندر نگر کے درمیان کئی جگہوں سے ریلوے لائن کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ان مقامات کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔ اگر مزید کسی جگہ سے لائن نہ ٹوٹی۔ تو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔

شملہ ۱۰ اگست۔ اگرچہ یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ صوبجاتی خود اختیاری جنوری ۱۹۳۷ء سے رائج ہو جائے گی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ لوکل گورنمنٹیں اپریل ۱۹۳۷ء سے نئے کانسٹی ٹیوشن کے نفاذ کے حق میں وہ دلیل یہ دیتی ہیں۔ کہ مالی سال اسی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اپریل سے پیشتر ضروری ابتدائی انتظامات جن میں صوبجاتی انتخابات بھی شامل ہیں نہیں کر سکتیں۔

لاہور ۱۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چند معزز مسلمانوں کی طرف سے لاہور میونسپلٹی میں درخواست دی گئی تھی۔ کہ سکھ گوردوارہ شہید گنج کی نئی عمارت بغیر اجازت کے بنا رہے ہیں۔ اس لئے انہیں روک دیا جائے۔ دوسری طرف سکھوں نے بھی ایک درخواست دے دی۔ کہ گوردوارہ تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ ساڑھے چار روپے تاوان ڈال کر سکھوں کو نئی عمارت تعمیر کرنیکی اجازت دیدی گئی ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے اس حکم کے خلاف دیوانی عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائے گا۔

سرینگر ۱۰ اگست۔ ریاست کشمیر کے تجار کی طرف سے ۵ ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک ایک نمائش کا انعقاد عمل میں لایا جائیگا۔ بہترین اشیاء پیش کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں گے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور وہاں سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی